یومِ شہادت عمر رضی اللہ عنہ

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

طُعِنَ عُمَرُ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ لِثَلاثٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ ثُمَّ بَقِيَ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ مَاتَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر محرم سے تین روز قبل بروز بدھ زخمی ہوئے، تین دن زندہ رہنے کے بعد جام شہادت نوش فرما گئے، رحمہ اللہ۔''

(مِحْنُ العلماء لأبي العَرب، ص 67)

تبصرہ:

روایت ضعیف ہے۔

① حافظ ابوالعرب کے شیوخ ''غیر واحد'' مبہم ومجہول ہیں۔

② اسد بن فرات کی معتبر توثیق نہیں۔

طبقات ابن سعد (۳/۳۳۵) اور تاریخ طبری (۴/۱۹۳) کی روایت واقدی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

تنبیہ:

اس کی سند متصل قرار دینا درست نہیں۔

① حافظ ابوالعرب (۳۳۳ھ) کے استاذوں میں محمد بن اسحاق بن یسار مدنی (تقریبا ۱۵۰ھ) نہیں ہیں، لقاوسماع بھی ممکن نہیں ہے، تو سند متصل کیسے؟

② حافظ ابوالعرب نے اس کتاب میں محمد بن اسحاق مدنی کی جتنی روایات ذکر کی ہیں، وہ واسطے کے ساتھ ذکر کی ہیں۔

اس سند میں محمد بن اسحاق مدنی ہے، اسے سعید بن اسحاق یا کوئی اور راوی سمجھنا درست نہیں۔ اگر مدنی کے علاوہ کوئی بھی ابن اسحاق ہو، تو سند منقطع، بلکہ معضل ہوگی، یحییٰ بن عباد (م: تقریبا بعد ۱۰۰ھ) کے شاگردوں میں صرف محمد بن اسحاق بن یسار مدنی ہیں۔